السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکاح کے لیے لڑکا اور لڑکی رضا مند ہیں، لیکن والدین اس میں رکاوٹ ہیں، لڑکی گھر سے بھاگ کر لڑکے سے نکاح کر لیتی ہے، اس کے بعد والدین بھی راضی ہوجاتے ہیں' تو کیا یہ شادی صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نکاح صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کے بعد والدین راضی ہوجائیں، کیونکہ نکاح کے لیے ولی یعنی سرپرست کی اجازت ضروری ہے، جو عورت سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے، حدیث میں اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو زانیہ اور بدکار کہا ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے، بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کرلیا۔'' [1]

اگر اس کے والدین، اس نکاح کو قبول کرلیتے ہیں اور اس کے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہیں تو بھی نکاح دوبارہ کیا جائے گا کیونکہ پہلا عقدِ نکاح صحیح نہیں تھا، ان دونوں لڑکی اور لڑکے کو اللہ تعالیٰ سے اس غیر شرعی اقدام پر معافی مانگنا ہوگی اور فوراً علیحدگی اختیار کرکے دوبارہ سرپرست کی اجازت سے نکاح کیا جائے، پہلے نکاح کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اگرچہ والدین نے اس پر اظہار رضامندی کر دیا ہو۔

---

[1] ابن ماجہ، النکاح: ۱۵۲۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:379

محدث فتویٰ